ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE: 2789-8784

ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com

ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.6,Issue No.3 (2024)
(July to September)

عالمگیریت کے پاکستانی زبانوں پر اثرات

Impact of Globalization on Pakistani Languages

ڈاکٹر ضیاءالرحمٰن بلوچ
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پاکستانی زبانیں، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد
ڈاکٹر زیب النساء
لیکچرار، شعبہ پاکستانی زبانیں، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

Dr. Zia ur Rehman Baloch
Assistant Professor, Department of Pakistani Languages, AIOU, Islamabad
Dr. Zaib Un Nisa
Lecturer, Department of Pakistani Languages, AIOU, Islamabad

Abstract:
Globalization is a process that aims to connect and integrate various social, cultural, and economic systems across the world. It has significantly impacted nations, cultures, and languages globally. Pakistan, being a multilingual country, has also experienced the profound effects of globalization. This research paper aims to explore the impact of globalization on Pakistani languages, particularly Urdu, Punjabi, Sindhi, Pashto, Balochi, and other regional languages. The study discusses how the usage and promotion of these languages have diminished, with global languages, especially English, taking their place. Furthermore, the paper examines how globalization has affected not only the languages but also Pakistan's cultural identity.

Keywords: Globalization, Pakistani Languages, Cultural Identity, significantly, Pakistani languages, particularly Urdu, Punjabi, Sindhi, Pashto, Balochi

بیسویں صدی کو انقلابات کی صدی کہا جاتا ہے۔ اس صدی میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے بے تحاشا ترقی کی اور وہ چیزیں جو ناممکن لگتی تھیں، حقیقت بن کر انسان کے سامنے آ کھڑی ہوئیں۔ اس ترقی نے زندگی کے ہر شعبے میں تغیرات برپا کیئے اور ان تغیرات نے انسانی ذہن کو کشادگی بخشنے کے علاوہ نیا انداز فکر بھی دان کیا۔ ان ایجادات و انقلابات کی زد سے زبان و ادب بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت گلوبلائزیشن کو فروغ ملا۔ گلوبلائزیشن کو اردو میں عالمگیریت کا نام دیا جاتا ہے اور آکسفورڈ لرنرز ڈکشنری میں اس کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے۔

> "The fact that horrent cultures and economic systems around the world are becoming connected and similar to each other because of the influence of large multinational companies and Of improved communication"(1)

اس تعریف کے مطابق دنیا کے مختلف خطوں کی ثقافت اور معاشی نظام ایک دوسرے سے مماثلت اختیار کرتے جارہے ہیں اور یہ ملٹی نیشنل کمپنیز اور ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ Wikipedia پر گلوبلائزیشن کی تعریف یوں کی گئی ہے:

> "Globalization or globalization is the process of interaction and integration between people, companies and government world guide. Globalization has grown due to advance in transportation and communication technology"(2)

اس تعریف کا نچوڑ یہ ہے کہ عالمگیریت کی بدولت حکومتوں، اقوام اور کمپنیز کا آپس میں ربط و تعلق بڑھ رہا ہے اور یہ ذرائع نقل و حمل اور ذرائع ابلاغ کی بدولت ممکن ہوا۔

عالمگیریت ایک ایسا عمل ہے جو دنیا کو مختلف معاشرتی، ثقافتی اور اقتصادی نظاموں میں جوڑنے اور قریب لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نے دنیا بھر میں مختلف قوموں اور ثقافتوں کے ساتھ ساتھ زبانوں پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ پاکستان، جو کہ کثیر اللسانی ملک ہے، اس پر بھی عالمگیریت کے اثرات نمایاں ہیں۔ اس تحقیقی مقالے کا مقصد عالمگیریت کے پاکستانی زبانوں پر اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ خاص طور پر اردو، پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، براہوی اور دیگر علاقائی زبانوں پر اس کے لسانی، ثقافتی اور تعلیمی اثرات پر غور کیا جائے گا۔ اس مقالے میں یہ بحث کی جائے گی کہ کس طرح ان زبانوں کے استعمال اور ترویج میں کمی آئی ہے، اور ان کی جگہ عالمی زبانوں، خصوصاً انگریزی، نے لے لی ہے۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی جائزہ لیا جائے گا کہ عالمگیریت کے باعث پاکستانی زبانوں کے ساتھ ساتھ ملکی ثقافت اور شناخت پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اس عمل نے منفی اثرات کے ساتھ ساتھ پاکستانی زبانوں اور ان کے ادب میں مثبت تبدیلیاں بھی برپا کی ہیں جن کا مطالعہ ہم اس مقالے میں کریں گے۔

عالمگیریت ایک کثیر الجہتی عمل ہے جس کے نتیجے میں دنیا کے مختلف حصے باہمی روابط میں بندھ جاتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کی ترقی، انٹرنیٹ کا فروغ اور بین الاقوامی تجارت نے اس عمل کو تیز تر کر دیا ہے۔ عالمگیریت کے معاشی، سماجی اور ثقافتی اثرات بہت سے ممالک میں دیکھے جاسکتے ہیں، اور زبانیں ان اثرات کا اہم حصہ ہیں۔ پاکستان، جہاں ایک سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں، عالمگیریت کے اس عمل سے بڑی حد تک متاثر ہوا ہے۔ پاکستان میں اردو کو قومی زبان کی حیثیت حاصل ہے، جبکہ پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، براہوی اور سرائیکی جیسی زبانیں بھی وسیع پیمانے پر بولی جاتی ہیں۔ تاہم، عالمگیریت نے ان زبانوں کے استعمال میں تبدیلیاں لائی ہیں اور خصوصاً انگریزی کے غلبے کو بڑھا دیا ہے۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ ہمیں اس سے آگے بھی غور و خوض کرنا ہے کہ پاکستان جس کو اللہ پاک نے ہر طرح سے مالا مال کیا ہے، زبانوں کے حوالے بھی زرخیز ہے۔ یہاں بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں جن میں سے اکثر معدوم ہونے کے خطرات سے دوچار ہیں۔

معدوم ہوتی ہوئیں پاکستانی زبانیں:

پاکستان میں معدوم ہوتی ہوئی زبانیں ایک اہم ثقافتی اور لسانی مسئلہ ہیں، کیونکہ یہ ملک لسانی تنوع کے لیے جانا جاتا ہے۔ پاکستان میں تقریباً ستر سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں، لیکن ان میں سے کئی زبانیں مختلف سماجی، سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی عوامل کی وجہ سے معدومیت کے خطرے سے دوچار ہیں۔ گلوبلائزیشن کے اس دور میں قومی اور بین الاقوامی زبانوں، خاص طور پر اردو اور انگریزی کے غلبے نے ان دیسی زبانوں کو مزید حاشیے پر دھکیل دیا ہے۔ لینگویسٹک نیوز میں اس بارے میں لکھا گیا ہے:

> "Throughout history languages have come and gone. However the rate at which languages are disappearing today is alarming UNESCO estimates that half of the 7000 languages spoken today will disappear by the end of this century. If nothing is done to preserve them. This rapid rate of language extinction is largely attributed to globalization. Globalization promotes a dominant culture and language , often at the expense of smaller, indigenous cultures and languages. As people migrate for work and education they often adopt the language of their new environment, abandoning their native tongue. This tends specially prevalent in urban areas where the pressure to confirm and communicate effectively often leads to language assimilation"(3)

پاکستان کا لسانی تنوع بے حد پیچیدہ ہے، جس میں مختلف زبانیں شامل ہیں جو مختلف لسانی خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں، جیسے کہ انڈو آرین، دراوڑی، ترک اور ایرانی زبانیں۔ اگرچہ اردو، پنجابی، پشتو، سندھی اور بلوچی جیسی بڑی زبانیں قومی منظر پر چھائی ہوئی ہیں، لیکن کئی اقلیتی زبانیں بھی ہیں جو مخصوص علاقوں اور برادریوں تک محدود ہیں۔ ان اقلیتی زبانوں میں شینا، بروشسکی، کالاشا، براہوی، ڈوماکی، وخی اور دیگر شامل ہیں، جو مختلف وجوہات کی بنا پر معدوم ہونے کے خطرے کا شکار ہیں۔ ان وجوہات میں ادارہ جاتی حمایت کی کمی، بولنے والوں کی تعداد میں کمی، اور لسانی یکسانیت کی طرف بڑھتا رجحان شامل ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ستائیس پاکستانی زبانیں معدوم ہونے کی طرف گامزن ہیں۔

پاکستان میں زبانوں کے معدوم ہونے کی ایک بڑی وجہ اردو اور انگریزی کا بڑھتا ہوا غلبہ ہے، خاص طور پر تعلیم، میڈیا اور حکومتی سطح پر۔ اردو، جو کہ قومی زبان ہے، اور انگریزی، جو اعلیٰ تعلیم اور سرکاری رابطے کی زبان ہے، کو سماجی اور اقتصادی ترقی کے اہم ذرائع کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اقلیتی زبانوں کے بولنے والے عموماً ان بڑی زبانوں کی طرف مائل ہوتے ہیں، کیونکہ انہیں یہ زبانیں زیادہ مفید اور مستقبل میں کامیابی کے لیے ضروری لگتی ہیں۔ یہ لسانی تبدیلی خاص طور پر شہری علاقوں میں نمایاں ہے، جہاں بہت سے خاندان اپنے بچوں کو ان کی مادری زبان سکھانے کے بجائے اردو یا انگریزی کو ترجیح دیتے ہیں، اس خوف سے کہ ان کی مقامی زبان سیکھنے سے ان کے بچوں کے مستقبل کے مواقع کم ہو سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں نئی نسل اپنی آبائی زبانوں اور ان سے وابستہ ثقافتی ورثے سے دور ہوتی جا رہی ہے۔

اردو کے اثر و رسوخ نے جہاں پاکستان میں قومی یکجہتی کو فروغ دیا ہے، وہیں اس کے نتیجے میں بہت سی مقامی زبانیں معدومیت کے خطرے سے دوچار ہو گئی ہیں۔ خاص طور پر وہ زبانیں جن کے بولنے والوں کی تعداد کم ہے یا جو سماجی اور اقتصادی لحاظ سے پسماندہ ہیں، ان کے لیے بقا کا چیلنج مزید بڑھ گیا ہے۔ علاوہ ازیں، اردو اور انگریزی کے غلبے کی وجہ سے بہت سے تعلیمی اور ادارہ جاتی نظاموں میں ان اقلیتی زبانوں کو شامل کرنے کی گنجائش کم ہو گئی ہے۔

پاکستان کے شمالی علاقہ جات قدرتی حسن اور فطری مناظر کا حسین مرقع ہیں جہاں یہ علاقے کثیر النوع ثقافتوں کے باعث منفرد حیثیت رکھتے ہیں تو وہیں یہ کثر اللسان ہونے کا اعزاز بھی رکھتے ہیں۔ ان علاقوں میں چھبیس کے قریب زبانیں بولی جاتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ خطہ زبانوں کا جنگل ہے جو جو مختلف زبانوں کے رنگوں سے سجا ہوا ہے لیکن عالمگیریت نے ان کی رنگارنگی کو مدہم کر دیا ہے اور یہ رنگوں کی خوبصورتی معدوم ہوتے ہوئے ختم ہونے کے قریب ہے۔ اس علاقے میں بولی جانے والی کئی زبانیں ختم ہونے کے قریب ہیں۔ وادی ہنزہ میں مقیم ڈوم قبیلے کی زبان "ڈومکی" کہلاتی ہے جو اب صرف چند گھروں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ چترال کے جنوب مغرب میں آباد کچھ کلاش قبائل کی زبان "کلاشاوار" یا "کلاشا" کہلاتی ہے اور اس کے بولنے والوں کی تعداد ۵ ہزار ہے۔ جنوبی چترال میں بولی جانے والی زبان "ڈومیلی" کے بولنے والوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے جو روز بروز کم ہوتی جارہی ہے۔

ارسونی وار ایک ایسی زبان ہے جو چترال کی تحصیل کے جنوب مغرب میں افغانستان کے صوبہ نورستان کی سرحد پر واقع ارسون کی وادی میں بولی جاتی ہے۔ اس زبان کے بولنے والوں کی تعداد بمشکل ۲۰۰ کے قریب ہوگی۔ انہی علاقوں میں بولی جانے والی زبان گوار بتی کے بولنے والوں کی تعداد ۲۰۰۰ کے لگ بھگ ہے۔ دردگروہ سے تعلق رکھنے والی "پالولہ" زبان ضلع چترال کے صرف چار دیہاتوں میں بولی جاتی ہے۔ "کاتی واری، ہوم واری اور کام واری" نورستانی گروہ کی زبانیں ہیں جن کے بولنے والوں کی تعداد چند سو افراد سے زیادہ نہیں۔ ان زبانوں کے ذخیرہ الفاظ، لوک ادب، ضرب الامثال و محاورات کا کسی بھی بڑی زبان سے موازنہ کیا جاسکتا ہے لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ یہ زبانیں معدوم ہو رہی ہیں۔ عالمگیریت کے ان زبانوں کے اثرات کے بارے میں "میورس" یوں رقمطراز ہے۔

> "In sociolinguistic terms, it has come to be associated with the global spread and acceptance of English as a world lingua franca and minority or lesser-used language endangerment. Much has been written over the previous two decades on the area of language endangerment. Emphasis was placed firmly on the protection of cultural diversity, ahead of the sweeping homogenizing tidal wave of globalization."(4)

زبانوں کے معدوم ہونے کے اس رجحان کو روکنے کے لیے کچھ اہم اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ سب سے پہلے، لسانی تنوع کی اہمیت کو تسلیم کرنا اور اس کا تحفظ کرنے کے لیے پالیسیوں کو فروغ دینا ضروری ہے۔ تعلیم کے میدان میں دولسانی یا کثیر لسانی تعلیمی نظام کو فروغ دیا جانا چاہیے، تاکہ بچوں کو اردو یا انگریزی کے ساتھ ساتھ اپنی مقامی زبانوں کی بھی تعلیم دی جائے۔ اس کے علاوہ، مقامی زبانوں کو میڈیا اور عوامی فورمز میں نمایاں کرنے سے ان کی بقا میں مدد مل سکتی ہے۔ لسانی حقوق کو انسانی حقوق کا حصہ تسلیم کرنا بھی ایک اہم قدم ہے، جو دنیا بھر میں لسانی تنوع کو محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں معدوم ہوتی زبانیں نہ صرف لسانی تنوع کو کم کر رہی ہیں، بلکہ اس کے نتیجے میں کئی ثقافتی روایات، علم، اور منفرد مقامی تاریخ بھی ختم ہو رہی ہے۔ اگر ان زبانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات نہ کیے گئے، تو یہ خطرہ ہے کہ پاکستان اپنی لسانی اور ثقافتی ورثے کے ایک اہم حصے سے محروم ہو جائے گا

اردو اور علاقائی زبانوں پر اثرات:

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ تعلیمی اور سرکاری سطح پر نمایاں طور پر استعمال ہوتی ہے۔ لیکن عالمگیریت کے بعد سے اردو پر انگریزی زبان کے اثرات نمایاں ہوئے ہیں۔ تعلیمی اداروں، خاص طور پر اعلیٰ تعلیمی سطح پر انگریزی کو فوقیت دی جارہی ہے جس کے باعث اردو کا استعمال محدود ہو رہا ہے۔ پنجابی، سندھی، پشتو، براہوئی اور بلوچی جیسی زبانیں جو پاکستانی ثقافت کا حصہ ہیں، ان پر بھی عالمگیریت کے اثرات دیکھنے کو ملے ہیں۔ شہری علاقوں میں ان زبانوں کا استعمال کم ہوتا جارہا ہے اور نئی نسل ان زبانوں کو سیکھنے میں دلچسپی کم ظاہر کرتی ہے۔ دوسری طرف، انگریزی اور اردو کا استعمال روزمرہ زندگی میں بڑھ رہا ہے۔

انگریزی کا غلبہ اور لسانی تنوع:

عالمگیریت کے باعث انگریزی ایک بین الاقوامی زبان کے طور پر ابھری ہے، جس نے پاکستانی معاشرے میں بھی اپنی جگہ بنالی ہے۔ تعلیمی، معاشی اور سماجی سطح پر انگریزی کی اہمیت بڑھ چکی ہے جس کے باعث پاکستانی زبانوں کی اہمیت میں کمی آ رہی ہے۔ گلوبلائزیشن کے دور میں انگریزی زبان کا غلبہ ایک عالمی حقیقت بن چکا ہے۔ تعلیمی ادارے، کاروبار، سائنس، ٹیکنالوجی، اور انٹرنیٹ پر انگریزی زبان کی اہمیت نے اسے بین الاقوامی سطح پر سب سے زیادہ استعمال ہونے والی زبان بنادیا ہے۔ تاہم، اس کے نتیجے میں دنیا کی بہت سی دیگر زبانوں کو خطرات کا سامنا ہے۔ انگریزی زبان کا عالمی غلبہ نوآبادیاتی دور سے شروع ہوا، جب برطانوی سلطنت نے دنیا کے مختلف حصوں میں اپنے اثرات قائم کیے۔ برطانوی نوآبادیات کے خاتمے کے بعد بھی انگریزی کا اثر ورسوخ کم نہیں ہوا، بلکہ عالمی اقتصادیات اور سائنسی ترقی کے ذریعے مزید بڑھ گیا۔ بیسویں صدی میں امریکہ کی اقتصادی اور سیاسی طاقت نے بھی انگریزی کو مزید فروغ دیا۔ مزید برآں انٹرنیٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا نے بھی انگریزی زبان کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس بارے میں لینگویسٹک نیوز میں تحریر کیا گیا ہے:

> "Media and technology play a significant role in promoting dominant languages. The internet, for instance is predominantly English. This dominance of a single language on such a global platform encourages more people to learn and use English often at the expense of their native languages. Moreover, technological advancements like machine translation and voice recognition software are primarily developed for widely spoken languages, This further marginalizes , minority languages, as their speakers have fewer resources to use their language in a digital context. As a result, these languages become less useful and less used pushing them close to extinction."(5)

لسانی تنوع سے مراد مختلف زبانوں اور بولیوں کا وجود اور ان کی شناخت ہے۔ دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں، لیکن ان میں سے بہت سی زبانیں معدومیت کے خطرے سے دوچار ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کے مطابق، ہر دو ہفتے میں ایک زبان دنیا سے ختم ہو رہی ہے، جس سے لسانی تنوع کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔

تعلیمی میدان میں انگریزی کا اثر: انگریزی کو عالمی تعلیمی اداروں میں ایک اہم زبان کی حیثیت حاصل ہے۔ بیشتر ممالک میں

اعلیٰ تعلیم کے لیے انگریزی کو لازمی قرار دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے دیگر زبانیں پسماندہ ہو رہی ہیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر زیادہ تر مواد انگریزی میں دستیاب ہے۔ عالمی مواصلات میں انگریزی زبان کی برتری نے دیگر زبانوں کے مواد کی رسائی کو محدود کر دیا ہے لیکن یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ انگریزی کے غلبے سے بین الاقوامی سطح پر مختلف قوموں کے درمیان مواصلات میں آسانی پیدا ہوئی ہے۔ یہ کاروبار، سائنس، اور سفارت کاری کے شعبوں میں خاص طور پر مفید ثابت ہوئی ہے اور انگریزی زبان کی عالمی مقبولیت کی وجہ سے طلباء کو بین الاقوامی تعلیمی مواقع ملتے ہیں۔ دنیا کے بہترین تعلیمی ادارے انگریزی میں تعلیم فراہم کرتے ہیں، جس سے انفرادی ترقی کے مواقع بڑھتے ہیں۔

انگریزی کے فروغ کے باعث مقامی زبانیں اور ثقافتی ورثہ ختم ہو رہا ہے۔ جب لوگ انگریزی کو ترجیح دینے لگتے ہیں، تو مقامی زبانوں کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اور وہ زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ زبان کسی بھی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہوتی ہے۔ جب ایک زبان ختم ہوتی ہے، تو اس کے ساتھ ایک مخصوص ثقافت، روایات، اور تاریخ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ انگریزی کے غلبے کے باعث بہت سی ثقافتیں اپنی شناخت کھو رہی ہیں۔ کئی ممالک نے اپنے تعلیمی نظام میں دو لسانی یا کثیر لسانی پالیسیاں متعارف کرائی ہیں تاکہ مقامی زبانوں کو محفوظ رکھا جا سکے۔

عالمی ادارے اور تنظیمیں، جیسے یونیسکو، زبانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کام کر رہی ہیں۔ لسانی حقوق کو انسانی حقوق کے طور پر تسلیم کرنا لسانی تنوع کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ تعصب کو بالائے طاق رکھ کر دیکھا جائے تو انگریزی زبان غلبے کے نتیجے میں لسانی تنوع کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ اگر لسانی تنوع کو محفوظ رکھنے کے لیے فوری اور موثر اقدامات نہ کیے گئے، تو دنیا بہت سی زبانوں اور ان سے منسلک ثقافتوں سے محروم ہو جائے گی۔ عالمگیریت نہ صرف زبانوں پر بلکہ ثقافتوں پر بھی گہرے اثرات ڈالتی ہے۔ پاکستانی ثقافت اور زبانوں کا ایک گہرا تعلق ہے، اور جب زبانیں کمزور ہوتی ہیں تو ثقافتی شناخت بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ عالمگیریت کے سبب مغربی ثقافت کا غلبہ، پاکستانی معاشرتی رویوں اور رسوم و رواج پر بھی اثر انداز ہوا ہے۔

تعلیمی شعبے میں تبدیلیاں:

پاکستان میں عالمگیریت کے بعد تعلیمی نظام میں بڑی تبدیلیاں آئی ہیں۔ انگریزی میڈیم اسکولوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور سرکاری تعلیمی اداروں میں بھی انگریزی کو زیادہ اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس کے باعث اردو اور دیگر علاقائی زبانیں تعلیمی سطح پر پسماندگی کا شکار ہیں۔

پاکستانی ادب پر موضوعاتی / فکری اثرات:

پاکستانی ادب میں موضوعات کی جو رنگا رنگی آج ہے۔ بیسویں صدی کے نصف سے پہلے وہ سامنے نہیں آتی۔ آج پاکستانی زبانوں کے ادب میں موضوعات کا تنوع قابلِ دید ہے۔ مذہبی، رومانوی و متصوفانہ موضوعات سے ہٹ کر آج کا پاکستانی ادب تنہائی، نفسا نفسی، غربت، ظلم و ستم، استحصال، جہالت، معاشرتی رسم و رواج اور دنیا میں ہونے والی دیگر تبدیلیوں اور حادثات وغیرہ کو بیان کرتا ہے۔ تبدیلی کا یہ عمل سماج میں وقوع پذیر ہوتا ہے لیکن عالمگیریت کے اثرات سے پہلے اس قسم کے موضوعات کو اس انداز سے ادب میں پیش کرنا شجر ممنوعہ سمجھا جاتا تھا تاہم آج دیگر بین الاقوامی زبانوں کے ادب کے اثرات کے تحت پاکستانی ادب بھی سماج کی کمیوں اور کوتاہیوں کا آئینہ دار بن گیا ہے۔(۶)

پاکستانی ادب پر فنی اثرات:

پاکستانی زبان وادب میں دیگر زبانوں کے الفاظ سرایت کرتے جارہے ہیں۔ انگریزی بین الاقوامی زبان کے طور پر گہرے اثرات مرتب کر رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ چینی، جاپانی، اٹالین اور دیگر زبانوں کے اثرات بھی پڑ رہے ہیں جس کی بدولت پاکستانی زبانوں کا ادب وسیع ہو رہاہے۔ سادہ اور عام فہم زبان کا رواج بھی عالمگیریت کی بدولت فروغ پانے لگا۔ نئی نئی تشبیہات، استعارات اور تلمیحات شاعری کی زینت بن گئیں۔ روایتی تراکیب و تلازمات کی جگہ جدید تراکیب و تلازمے اپنائے جاتے ہیں۔ آج کے پُر آشوب عہد کا منظر نامہ پیش کرنے کے لیے اور ادب کو نئے احساسات سے روشناس کرانے کے لیے کہیں تو جدید تراکیب و علامات کو اپنایا گیا تو کہیں روایتی استعارات و تلمیحات کو نئے معنوں میں استعمال کیا جانے لگا ہے، (۷) یہ سب کچھ عالمگیریت کے اثرات کا نتیجہ ہے کہ نئے ادبی رجحانات فروغ پا رہے ہیں حتیٰ کہ نئی اصناف بھی پاکستانی ادب میں داخل ہوئیں جیسا کہ ہائیکو جاپانی صنف ہے جس میں آج پاکستانی ادب بھی تخلیق ہو رہا ہے۔ اسی طرح آزاد نظم (Free Verse) اور معرّیٰ نظم (Blank Verse) بھی ہمارے ادب کا حصہ بن گئیں ہیں۔ منی کہانی کو فروغ حاصل ہونا بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

نتائج:

عالمگیریت نے پاکستانی زبانوں پر کئی منفی اثرات مرتب کیے ہیں جن میں لسانی تنوع کا خاتمہ اور انگریزی زبان کا غلبہ شامل ہیں۔ اگرچہ انگریزی زبان بین الاقوامی رابطوں کے لئے اہم ہے، لیکن اس کے بڑھتے ہوئے اثرات نے پاکستانی زبانوں کی بقا کو خطرے میں ڈال دیا ہے تاہم پاکستانی ادب کو عالمگیریت کے اس عمل سے کسی حد تک فائدہ بھی پہنچا ہے کہ نئی لسانی و فنی تشکیلات کو ادب میں اپنایا جارہاہے۔ مبہم و مشکل الفاظ اور غیر ضروری رموز و علائم کو ترک کر دیا گیا ہے۔ پاکستانی ادب روایتی موضوعات کی قید سے آزاد ہو کر زمینی حقیقتوں کا آئینہ دار بن گیا ہے۔

تجاویز:

حکومت کو چاہیے کہ وہ پاکستانی زبانوں کے فروغ کے لیے مؤثر پالیسیاں بنائے۔ تعلیمی نظام میں اردو اور دیگر علاقائی زبانوں کی تدریس کو فروغ دیا جائے تاکہ نئی نسل ان زبانوں سے جڑی رہ سکے۔ میڈیا اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو بھی اردو اور علاقائی زبانوں کے فروغ کے لیے استعمال کیا جائے۔ ابتدائی تعلیم مادری زبان میں دی جائے نیز اس مقصد کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے، نصاب تیار کیا جائے اور اساتذہ کی بھی تربیت کی جائے۔ معدوم ہوتی ہوئی زبانوں کو محفوظ کرنے کے لیے کوئی ایسا لائحہ عمل بنایا جائے جس میں نہ صرف ان زبانوں کے ذخیرہ الفاظ، گرائمر اور لوک ادب محفوظ کیا جائے بلکہ اہل زبان کا درست لہجہ ریکارڈ کر کے محفوظ کیا جائے۔ ان زبانوں کی ترقی کے لیے خاطر خواہ اقدامات کیئے جائیں اور مختلف فورمز، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے لوگوں میں مادری زبانوں کو بولنے اور اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کی ترغیب دی جائے۔ ان زبانوں کے حروف تہجی اور رسم الخط وضع کیے جائیں۔

حوالہ جات

1. Advance Learner's Dictionary of current English, Hornby, A.S oxford, 7th edition P.659
2. w.w.wWikiPedia, Google, dated 7-4-2024
3. Muris O Laoire, (2008) "Indigenous language revitalization and globalization (2015) Te Kaharoa, Vol 1 P.205
4. Linguistic news, how globalization is impacting language extinction rates 19 Dec 2023.

5. Ibid
6. Atlas of the World's Languages in Danger. UNESCO Publishing UNESCO. (2010). online.

۷۔ حسین، عائشہ، عالمگیریت اور انگریزی زبان کا پاکستانی زبانوں پر اثر، لاہور، لینگویج اینڈ کلچر جرنل، ۲۰۲۰ء ص: ۱۰

References in Roman Script:

1. Advance Learner's Dictionary of current English, Hornby, A.S oxford, 7th edition P.659
2. w.w.wWikiPedia, Google, dated 7-4-2024
3. Muris O Laoire, (2008) "Indigenous language revitalization and globalization (2015) Te Kaharoa, Vol 1 P.205
4. Linguistic news, how globalization is impacting language extinction rates 19 Dec 2023.
5. Ibid
6. Atlas of the World's Languages in Danger. UNESCO Publishing UNESCO. (2010). online.
7. Hussain , Ayesha, Almagiriat aur Angrwzi zuban ka Pakistani Zubano Par Asraat Lahore, Language and Cultural Journal,p:10